سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

قصرِ ختم نبوت کی آخری اینٹ

ختم نبوت کا واضح اعلان، تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اور غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد وعن ابی هریرةؓ ان رسول الله قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت باالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطهورا و ارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے چھ مخصوص چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی۔ ۱۔ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے ۔۲۔ دشمنوں کے دلوں پر میرا رعب ڈالنے کے ذریعہ مجھے فتح ونصرت عطا فرمائی گئی۔ ۳۔ مال غنیمت میرے لئے حلال ہوا۔ ۴۔ تمام زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی قرار دیا گیا۔ ۵۔ ساری مخلوق کیلئے مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا۔ ۶۔ نبوت ورسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔

محترم حاضرین! گزشتہ ہفتے مسئلہ ختم نبوت جو کہ امام الانبیاء محمد الرسول ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک مہتم بالشان خصوصیت ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا بیان ہوا۔ اس موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے امت مسلمہ کے ہر فرد کو ذہن نشین کرنا چاہیے۔

عشق ومحبت اور ختم نبوت کا تلازم:

مسلمان کے لئے محبت رسول اور ختم نبوت کو ایک دوسرے سے جدا کرنا ممکن ہی نہیں۔ بظاہر دو الگ موضوع معلوم ہونے والے امور ایمان کے ایسے اجزاء ہیں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا سمجھا جائے تو ایمان کا جو مفہوم ہے وہ باقی نہیں رہتا' یہ ایسے دو امور ہیں کہ ان کا آپس میں تعلق ایسے دو اجزاء کا ہے جن کو کتابی اصطلاح میں اجزائے لاینفک کہا جاتا ہے۔ دونوں یک جاں دو قالب کی حیثیت سے آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ اگر محبت رسول کو اہم وضروری سمجھ کر عقیدہ ختم نبوت سے انکار کیا جائے تو حب رسول کا دعویٰ بھی جھوٹ پر مبنی ہے اور اگر عقیدہ ختم نبوت کا اقرار کر کے

رسول کی محبت کو نہ مانا جائے تو ختم نبوت کا دعویٰ بھی سراسر غلط ہے۔

کلمہ شہادت میں چار امور کا واضح اعلان:

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان فرق کلمہ شہادت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد الرسول اللہ کے زبان سے اقرار اور دل کی تصدیق سے ہوتا ہے۔ یہ کلمہ چار امور کے واضح اعلان پر مشتمل ہے۔ اللہ کے سوا تمام معبودان باطل سے انکار۔
صرف ایک معبود برحق یعنی اللہ پر ایمان لانا۔ انبیاء کے سردار محمد عربی ﷺ کا وجود برحق۔ اور یہ کہ وہی ذات اقدس اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ کے آخری نبی ورسول ہونے کا مطلب یہ کہ اللہ کی طرف سے اب وحی آنے کا سلسلہ محمد عربی کے علاوہ کسی اور پر آنے کا منقطع ہوگیا' روز قیامت مقام محمود میں کھڑے ہونے کا شرف وتمام انبیاء کے امام اور مقتدیٰ انبیاء وآدم کی اولاد کی ترجمانی اور سفارش وشفاعت کا اعزاز صرف آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوگا۔

قصر نبوت کی آخری اینٹ:

آپ سے پہلے دنیا میں مبعوث ہونے والے انبیاء اور رسل کے ذریعہ دنیا میں بھیجی گئی شریعت اور ان کے تبلیغ 'رشد وہدایت کے ذریعہ جو عالیشان خوبصورت محل معرض وجود میں آچکا ہے' جس کے کونے میں کچھ کسر باقی رہ چکی ہے' جسکے بغیر وہ عمارت نامکمل اور غیر مضبوط تھی' اس عظیم الشان عمارت کے کونے کا پتھر یا آخری اینٹ آپ ہیں' جو خود بھی بے پناہ حسین اور اس کے وجود سے نقشے اور محل کی تکمیل بھی ہے' خطبہ کے ابتداء میں جس حدیث مبارکہ کا ذکر ہو چکا جس میں رب کائنات نے آنحضرت ﷺ اور ان کی امت کو خصوصی انعامات سے نوازا۔ اختصار سے ان کی تشریح یہ کہ جوامع الکلم ان جملوں کو کہا جاتا ہے جن کے الفاظ مختصر اور کم ہوں مگر ان میں علوم اور حکمتوں کا خزانہ پوشیدہ ہو۔ گویا بڑے سمندر کو ایک کوزے میں سمویا گیا ہو یہ وہ کمال ہے جو آنحضرت سے پہلے نہ کسی نبی کو عطا ہوا اور نہ رسول کو۔ موجودہ دور کے اپنے کو بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء سمجھنے والے بھی ایسے کلمات کو پیش کرنے کی جرات نہ کرسکے۔

رعب سے نصرت:

دوسرے جملہ "نصرت بالرعب" میں آنحضرت ﷺ اللہ کی اس امداد وعظیم انعام کا اعلان فرما رہے ہیں کہ اسلام اور مسلمان دشمن قوتوں کے قلوب میں اللہ نے میرا ایسا رعب اور خوف پیدا کردیا ہے کہ وہ مجھ سے اگر ایک مہینہ کی مسافت پر بھی ہوں' میرا نام سنتے ہی ان پر رعب وخوف کی وہ کیفیت طاری ہوجاتی ہے جس سے وہ لرز کر شکست وریخت کی صورت میں بھاگنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

طہارت ارضی کا خصوصی انعام: تیسرا کلمہ "جعلت لی الارض مسجد و طھورا.
حضور اکرم ﷺ مسلمانوں پر اس احسان وخصوصیت کا ذکر فرما رہے ہیں جس میں مالک کن فیکون نے امت محمدی کے

لئے ہر پاک وصاف جگہ پر عبادت اور اگر پانی میسر نہ ہو یا پانی کے استعمال میں شرعی عذر مانع ہو تو پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کر کے طہارۃ حاصل کر سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے پہلے امتوں کے لئے یہ رعایت نہ تھی بلکہ اپنے ان جگہوں میں عبادۃ ادا کرنی لازمی تھی جو عبادت کے لئے مخصوص اور بنائے گئے تھے' یہی صورتحال ان کے پاکی حاصل کرنے کی تھی کہ بغیر پانی طہارۃ حاصل کرنا ناجائز تھا

مال غنیمت اور شفاعت عظمیٰ: چوتھا جملہ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا تھا' آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری اور بحیثیت نبی مبعوث ہونے سے پہلے امتوں کے لئے مال غنیمت کا استعمال ممنوع تھا۔ فتح کی صورت دشمنوں سے حاصل کیا ہوا تمام مال ایک جگہ جمع کرنے کے بعد آسمان سے آگ نازل ہوتی جو تمام مال ومتاع کو جلا کر واپس چلی جاتی' اور ایک دوسرے حدیث میں آنحضرت ﷺ کے اس خصوصیت کا بھی ذکر ہے کہ ان کو شفاعت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا گیا۔ روز محشر حضور ﷺ کے سفارش کا مستحق ہر وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو۔

ختم نبوت کا واضح اعلان:

پانچویں خصوصیت" وارسلت الی الخلق کافۃ" آپ ﷺ سے پہلے ہر نبی کو مخصوص طور پر اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔ جبکہ مجھے (آنحضرت ﷺ کو) روئے زمین کے تمام لوگوں کی (رشد وہدایت) کیلئے بھیجا گیا۔ زیر بحث حدیث کا آخری حصہ ہے جس میں آقائے نامدار ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا واضح اعلان ہے کہ اللہ کا دین اتمام وکمال کو پہونچ چکا ہے ان کے بعد اب کسی اور فرد کا بحیثیت نبی مبعوث ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت علیؓ کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرما کر فوراً اپنے بعد نبی آنے کے تصور کی نفی فرمادی۔ فرمان نبوی ہے: **عن سعید بن ابی وقاص قال رسول اللہ لعلی انت منی بمنزلۃ ہارونؑ من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی (بخاری ومسلم)** ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (دین ودنیا وآخرت میں قرابت اور دینی مددگار ہونے کے حیثیت سے) تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے لیکن فرق یہی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

لانبی بعدی:

آنحضرت کا حضرت علیؓ کو اس تسلی دینے کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ حضورؐ جب اپنے لشکر کو لے کر غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے۔ مدینہ اور اپنے اہل وعیال کی نگرانی کے لئے حضرت علی کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم دیا۔ منافقین تو حضور ﷺ اور آپ کے مخلص ساتھیوں کے درمیان افتراق کے مواقع کے تاک میں رہتے' حضرت علی اور امام الانبیاء کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لئے معاندانہ پراپیگنڈہ شروع کر کے حضرت علی کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ محمد الرسول ﷺ کی نظروں میں تمہاری کوئی قدر وقیمت نہیں جس کی وجہ سے تمہیں غزوۂ تبوک لے جانے کی بجائے مدینہ

میں چھوڑ گئے' حضرت علی یہ سنتے ہی مسلح ہوکر جہاد کے لئے رحمۃ العالمین کے پاس پہونچ گئے' منافقین کے شر اور فتنہ انگیزی سے بھرپور باتوں کا ذکر آپ ﷺ سے کیا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے منافقین کے جھوٹ پر مبنی طعنوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مدینہ اور اپنے اہل عیال کے حفاظت کیلئے تمہارا انتخاب کرکے تمہیں مدینہ میں چھوڑا۔ حضرت علی کے تسلی اور خوشنودی کے خاطر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔

حضرت عمرؓ کی نمایاں حیثیت:

محترم حضرات یہاں اس جملہ پر ذرا غور کریں' سرسری انداز سے اگر دیکھا جائے کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا موازنہ ایک نبی سے بعد میں کسی شر اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کی خصوصی عقیدہ میں فتنہ کا باعث نہ بن جائے فوراً آپ ﷺ نے فرمایا :الا انہ لانبی بعدی کہ حضرت ہارون نبی تھے' اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر ذرا برابر اس بنیادی عقیدہ میں خلل پیدا ہوتا' معمولی سے شک وشبہ کے امکان کا بھی رد کرکے اس کی اصلاح کرتے۔ دراصل اس حدیث مبارکہ اور حضرت عمر کے بارہ میں سردار دو عالمؐ کا یہ فرمان کہ "لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب" کا مطلب یہ ہے کہ اگر بالفرض میرے بعد کوئی نبی آتا وہ عمر ہوتے' لیکن درحقیقت اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اس لئے حضرت عمر نہ مقام نبوت حاصل کرسکتے ہیں اور نہ ان پر وحی کا نزول ہوسکتا ہے گویا علماء وطلباء کے اصطلاح میں ایسے جملوں کو تعلیق بالمحال کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے' آنحضرت ﷺ کا مراد ان جملوں سے انبیاءؑ کے علاوہ دیگر تمام انسانوں میں ان صحابہؓ کی امتیازی اور نمایاں حیثیت کو اجاگر کرنا تھا۔

تحفظ ختم نبوت کے لئے ابوبکر صدیقؓ کا جہاد:

دین اسلام کی بقاء اور حفاظت کا دار و مدار اسلام کے اساسی اور بنیادی عقیدہ ختم نبوت ہے جیسے کہ گزشتہ خطبہ میں آنحضرت ﷺ کے خواب جس میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا ذکر کیا کہ ان دونوں کی نبوت کے دعوی کا آپ نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ ان کے اس جھوٹے دعوے کے خلاف صحابہ کرامؓ نے جو جنگ لڑی' اس کی مثال اسلامی تاریخ کے اوراق میں موجود نہیں۔ اس عقیدہ کی حفاظت کیلئے حلیم الطبع اور بردبار صحابی حضور کے یار غار امیر المومنین ابوبکر الصدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف وہ شدید جنگ شروع کی جس میں تقریباً بارہ صد عظیم المرتبت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مردانہ وار مقابلہ کرکے شہادۃ کے مراتب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ جن میں بہت بڑی تعداد حفاظ اور قراء حضرات اور ان خوش قسمت صحابہ کرام کی تھی جن کو غزوہ بدر میں شریک ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ حفاظ وقراء کی اس معتد بہ تعداد کی شہادۃ کے بعد قرآن پاک کی حفاظت کے پیش نظر اس کی تدوین کی ضرورت محسوس کرکے اس اہم کام کی طرف حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کرام نے باقاعدہ توجہ دے کر مصحف مبارک کو موجودہ شکل میں مدون فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت کی اہمیت: محترم سامعین! عقیدہ ختم نبوت اور اہمیت کا اندازہ آپ اس سے کرسکتے ہیں'

کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے دنیا میں بحیثیت رسول مبعوث ہونے کے بعد ۲۳ سال میں کفار اور اسلام دشمنوں کے ساتھ جتنے غزوات اور سرایا وقوع پذیر ہوئے ان میں جوان، بوڑھے، بچے اور مستورات کل ۲۵۹ شہادت کے منصب جلیلہ حاصل کر چکے، کفار میں سے مجموعی طور پر ۷۵۹ قتل ہو کر وارد جہنم ہوئے۔ ان دونوں اموات کو جمع کر لیں تو پورے دور نبوت میں کل ایک ہزار اٹھارہ افراد قتل یا شہید ہوئے اور اس کذاب، دجال اور جھوٹے کے تعاقب اور خاتمہ کے لئے ابوبکرؓ کی سربراہی میں وہ عظیم الشان قربانی دی جس میں بارہ سو جلیل القدر صحابہ کرامؓ شہید اور بائیس ہزار مسیلمہ کے متبعین یعنی مرتد اپنے بدانجام کو پہونچ کر جہنم کا ایندھن بن گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور سے لے کر آج تک اور الی یوم القیامہ امت مسلمہ نے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کبھی مسلمان نہیں سمجھا اور نہ سمجھا جائے گا۔

امام اعظم ابوحنیفہ کا فتویٰ: یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ جیسے فتوی دینے میں انتہائی محتاط امام کا فرمانا ہے کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل اور ثبوت مانگے اس کا ایمان ضائع ہو کر وہ مسلمان ہی نہیں رہتا کیونکہ جس نے ثبوت مانگا، گویا اسے سرکار دو عالم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک ہوا، یہ اتنا حساس مسئلہ ہے کہ اس میں ذرہ بھی شک وشبہ کرنے سے دین کا پورا ڈھانچہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ قرآن کے کسی ایک آیت اور احادیث مبارکہ کے کسی ایک حدیث میں صراحۃً یا اشارہ سے کہیں بھی حضورؐ کے بعد نبوت کے جاری رہنے کی خبر موجود نہیں۔ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ، فقہاء کرامؒ، اولیاء عظام اور علماء حق میں سے کوئی بھی سلسلہ نبوت کے جاری رہنے کے قائل نہیں۔

امت مسلمہ میں سب سے پہلا اجماع: مورخین اسلام کے مطابق مسیلمہ کذاب کا خاتمہ ہوتے ہی امت مسلمہ میں پہلا اجماع ختم نبوت کے دعوی پر ہوا۔ اور اجماع کا یہ سلسلہ اس کے قتل کے بعد ہر مدعی نبوت کے کفر، مرتد ہونے اور پھر قتل ہونے پر عزم مصمم کی حیثیت سے جاری رہا اور جس سیاہ کار نے دین حقہ کے اس مضبوط اور قطعی عقیدہ میں نقب ڈالنے کی ناکام کوشش کی رحمت للعالمین ﷺ کے نام اور نبوت پر جان دینے والوں نے سروں پر کفن باندھ کر نہ صرف اس کے مذموم کوشش کی راہ میں سد سکندری بن کر رکاوٹ بن گئے بلکہ اسے عبرت کا نشان بنا کر جہنم کے طبقہ اسفل السافلین کا راہی بنا دیا۔ وحدت اسلامی چونکہ ختم نبوت سے استوار و قائم و باقی رہتی ہے، تو جس فرد یا تحریک نے اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھی، مسلمان اس فکر و تحریک اور ایسے عمل کو دجال و کذاب کی فریب و مکاری جس کا مقصد وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کرنا تھا، سمجھ کر اسے نیست و نابود کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

مرزا غلام احمد، انگریز کا خود کاشتہ پودا: محترم حضرات! آپ میں سے جو حضرات ستر کے دہائی کو پہونچ چکے ہیں، ان کو یاد ہے کہ ایک طویل عرصہ تک برصغیر پاک و ہند کے اس عظیم خطہ پر انگریز استعمار قابض رہ کر اس خطے کے سیاہ و سفید کا مالک رہا، اس کے رہنے والوں کو اپنے غلاموں کی حیثیت دینے کے ساتھ ان کو اپنی تہذیب، تمدن کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور قریباً دو صدیوں تک لگاتا رہا۔ ایک طرف یہ غاصب اور اسلام دشمن قوت ہر قسم

کے ظاہری جاہ وجلال، مال و دولت اور حکمرانی کے طاقت کے نشے سے معمور طبقہ مسلمانوں کو اپنے ظلم و جبر کا تختہ مشق بناتے رہے، دوسرے طرف مسلمانوں کا ظاہری اسباب و آلات سے محروم جماعت جس میں علماء حق کی ایک کثیر جماعت شامل تھی جن کے پاس اسلام کا جذبہ حریت، جہاد جذبہ ایمانی اور اللہ پر اعتماد واخلاص جیسے روحانی وسائل تھے، نے انگریز کے ارادوں کو چکنا چور کر کے صدا بصحرا ثابت کردیا۔ آخر کار انگریز کو ۱۹۴۷ء میں قدرتی آبی وسائل، سرسبز پہاڑوں اور دولت سے مالا مال خطہ پاک و ہند سے بھاگنا پڑا۔ اس کے خواب وخیال میں بھی متحدہ ہندوستان سے دستبردار ہونے کا تصور نہ تھا، خطہ کے باسیوں سے انتقام اور تاریخی اسلام دشمنی کی تکمیل کیلئے اپنے پیچھے جو یادگاریں چھوڑیں، ان میں لادینی تہذیب، زبان، ملٹری اور عدالتی نوکر شاہی اور مسئلہ کشمیر جیسے مسائل سرفہرست تھے جن کا خمیازہ ساٹھ سال گزارنے کے باوجود اب تک متحدہ ہندوستان کے رہائشی بھگت رہے ہیں۔ گوری چمڑی والوں کی جگہ، گندمی رنگ کے حکمران اقتدار پر قابض ہوئے جن میں زیادہ تر سمندر پار آنے والوں کے پروردہ، تربیت یافتہ اور ان کے افکار وتہذیب کے دلدادہ تھے، پوری قوم ان کے شکنجے میں پھنس کر آج تک حقیقی آزادی سے محروم اور زندگی کے تمام شعبوں میں انہی غاصبوں کے نقش قدم پر چلنا اپنی کامیابی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ انہی انگریز استعمار کے چھوڑی ہوئی انتقامی یادگاروں میں مسلمانوں کے دین کا بنیادی مسئلہ ''عقیدہ ختم نبوت'' جو اسلامی تاریخ کے کسی دور میں مشکوک، متنازعہ اور مشتبہ نہیں رہا، اس میں بحث وتمحیص کی بھی ضرورت نہیں پڑی، مسلمان دشمنی کی تکمیل کے مرکزی عقیدہ پر یہاں سے رخصت ہوتے ہوئے ناکام وناپاک ضرب لگانے کی مذموم کوشش کی۔ غرض صرف مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھی، اس مذموم اور اسلام دشمن سازش کی تکمیل کے لئے ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب کے موضع قادیان میں انگریزوں کے پروردہ شخص کا انتخاب کیا جو ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے آفس میں نہایت قلیل تنخواہ پر ملازمت اختیار کئے ہوئے تھا۔

غلام احمد قادیانی کی مرحلہ وار تاریخ: جو مرزا غلام احمد کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، ملازمت میں ترقی کے لئے کئی امتحانات دے کر ناکامی اس کی مقدر رہی، جس کے بعد ۱۹۰۰ء میں اسلامی تاریخ کے منفرد اور سیاہ باب کے طور پر انگریز کی سرپرستی میں اپنی امت کے بنانے کی بے ہودہ کوشش کر کے نئی نبوت رکھنے کی جسارت کی۔ اپنے جعلی اور مصنوعی نبوت کے ثابت کرنے کے لئے اس نے کتب لکھے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے آٹھ سال بعد ۱۹۰۸ء کو ''خس کم جہاں پاک'' کا مصداق بن کر اس دنیا سے خائب اور خاسر رخصت ہوا۔

غلام احمد کے دعویٰ ہائے نبوت: مرزا غلام احمد کے تحریروں، تصنیفات میں یہ بات قطعی طور پر موجود اور ثابت ہے کہ وہ نبوت کا مدعی اور اس کے دعویٰ کے مطابق جو شخص اس پر ایمان نہ لائے وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے، اس کی کتابوں کا نچوڑ اور بنیاد اس نکتہ کے گرد گھومتا ہے کہ وہ صاحب وحی، صاحب شریعت اور امر ونہی کا

علمبردار ہے' مرزا غلام احمد کے مرنے کے بعد ان کے پہلے خلیفہ کے طور پر حکیم نورالدین بھیروی کا انتخاب ہوا۔ اس فرقہ باطلہ میں اُسے خلیفۃ المسیح الموعود اور نورالدین اعظم کے الفاظ سے یاد کیا جاتا تھا۔ مرزا غلام احمد اور حکیم نورالدین مختلف اوقات میں پینترے بدلتے رہے۔ کبھی اسلام کے قطعی احکامات' عبادات' مناسک ومعاملات میں اختراعات کا ارتکاب کرتے تو کبھی مرزا کے مقلدین' بیعت کنندگان کو یہ بدبخت صحابہ کے نام سے پکارتے' اپنی بیویوں کو یہ خود اور ان پر ایمان لانے والے ازواج مطہرات کے روحانی اور نورانی لقب سے یاد کرنے کی توہین آمیز عمل کو بھی اپنا فریضہ سمجھتے۔ نماز' اذان' سلام اور جنت البقیع کی جگہ بہشتی مقبرہ' بیت المال' خلیفہ اور بیعت جیسے اصطلاحات کو اپنے باطل مذہب کے اعمال ومکانات کے لئے مختص کردیئے۔ امت مسلمہ کے خلاف مرزا غلام احمد نے جن اسلام دشمنی کے احکامات پر ہر قادیانی کے لئے عمل لازم کردیا' ان میں سے چند ذکر کرنے پر اکتفا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ آج بھی اکثر وبیشتر سادہ لوح مسلمان حتیٰ کہ مسلمانوں کے کئی جدید علوم میں ڈگریاں لینے والے ایسے اہم مسئلے اور عقائد سے بے خبر ہیں اسی اہمیت کے پیش نظر گزشتہ جمعہ سے یہ موضوع زیر بحث لانے کی کوشش کررہا ہوں

قادیانیوں کے زہریلے عقائد: وہ زہریلے عقائد یہ ہیں' قادیانی لڑکی کی مسلمان لڑکے سے شادی حرام ہے۔ ہاں اگر مسلم لڑکے سے اہل کتاب کی حیثیت سے شادی کی جائے تو پھر حرج نہیں۔ مسلمان کا جنازہ پڑھنے اور قادیانی قبرستان میں تدفین کی اجازت نہیں۔ جو مسلمان مرزا کی نبوت سے انکار کرے ان کو کافر قرار دینا اور ان کے ساتھ کفار جیسا رویہ رکھنے کی ہدایت' وہ تمام مسلمان جو جعلی مدعی نبوت کے دعوائے نبوت کا انکار کریں ان کو غلیظ گالیوں' بدترین' بے بنیاد الزامات' غیر اخلاقی الفاظ سے یاد کرنا علماء نے ان کے عقائد کا اہم جزو قرار دیا ہے' سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور اسلام کے اعلیٰ مرتبہ ہستیوں کا مذاق ان کا امتیازی نشان ہے' اسلام کے اہم رکن جہاد کی منسوخ ہونے کے لئے بے سروپا دلائل' اور قرآن وحدیث کے جہاد کے بارے میں نصوص کی غلط تاویلات اور اپنے انگریز آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کے خلاف ہر قسم مسلح جدوجہد کی ممانعت اور ان کی اطاعت کا سرعام اعلان۔

محترم حاضرین: مرزا غلام احمد اور اس کے خلیفہ دوم ان کے بیٹے مرزا البشیر الدین محمود نے اپنے تحریروں میں اپنے خرافات کی جو وضاحتیں کیں' ان کی حیثیت ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان کی تحریفات کے کچھ حصے' نصف صدی سے زیادہ عرصہ علماء حق کا اس باطل فرقے کا تعاقب اور پھر ان کا انجام اور اب سازشیں ان شاء اللہ مختصراً اگلے ہفتے ذکر کروں گا۔ رب العزت ہم اور تمام ملتِ اسلامیہ کو اس سازشی ٹولہ کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین